

## 21696-بیٹے کو ادب سکھانے کے لیے جس نے سارا مال لے یا تھا۔ بیٹیوں کے لیے ملٹ کی وصیت کر دی

### سوال

میرے والد نے وفات سے ایک برس قبل ہمیں تین لڑکیوں اور ایک لڑکے کو اس کے خاص مالی حساب و کتاب کے اور اق دیے جوانوں نے ہمارے لیے ہم سے کتنی برس دور رہ کر کتنی مشکلات سے جمع کیے، ہم سب جانتے ہیں کہ انوں نے ہمارے لیے یہ سب کچھ کرنے میں کتنی مشکل اٹھائی اس لیے احترام اہم میں سے کسی ایک نے بھی یہ جرات نہیں کی کہ اس مال میں سے ان کے پوچھے بغیر کچھ رقم نکلوائے۔

میرے بھائی اور بھن کے درمیان جھگڑا ہوا جس کی بنابر جھائی نے اکاؤنٹ سے ساری رقم نکلوائی، والد مر حوم لڑکیوں کی طرف داری میں تھے جس کی بنابر جھائی (اللہ اسے معاف فرمائے) نے وہ ساری رقم نکلوائی جو والد صاحب نے اس کے اکاؤنٹ میں رکھی تھی اور اس کے کاغذات بھی اسے دے دیے تھے، اور جب بھائی کو اس وصیت کا علم ہوا تو اس نے اس کے خلاف دعویٰ دائر کر دیا جس میں اس نے وصیت اور اس کی مشروعت میں کیڑے نکالنے کی کوشش شروع کر دی۔

جب والد صاحب کو بینک سے اس کا علم ہوا تو انہیں بست شدید صدمہ پہنچا، اور اسے رقم واپس کرنے کا کہا اس لیے کہ انہیں بیماری میں رقم کی ضرورت ہے لیکن بھائی نے والد صاحب کو رقم واپس کرنے سے انکار کر دیا جس کا والد صاحب پر بہت برا آثر ہوا، اور والد صاحب بھائی پر ناراضگی کی حالت میں جی فوت ہو گئے، صحیح ہوش و حواس میں رہتے ہوئے انوں نے وفات سے قبل بیٹیوں کے لیے ایک ہتھیار کی وصیت لکھ دی یہ وصیت بھائی کے لیے بطور سزا تھی۔

میں نے خود بھی یہ وصیت ماننے سے انکار کر دیا تھا کیونکہ میں اس وصیت پر خوش نہیں تھی اور میں نے صرف اپنا شرعی حق یا اور اپنی بہنوں کی بھی نصیحت کی کہ اس وصیت کو چھوڑ دیں تاکہ اگر والد صاحب کسی غلطی میں پڑے ہوں تو ہم اس شک سے بھی نسل سکیں، اور اسی طرح بھائی کے ساتھ بھی صلدہ رحمی قائم رہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم بھی دیا ہے، لیکن انہیں اس پر مطمئن کرنے کی میری کمی کو شش کامیاب نہ ہو سکیں اور انوں نے اس وصیت پر عمل کرنے کے لیے مقدمہ بازی کا راستہ اختیار کریا۔

میری والدہ مر حومہ کے آنسو بھی انہیں اس مطالبہ سے بازنہ رکھ سکے، میں نے بھائی کے ساتھ بھی کمی ایک بار کو شش کی کہ وہ والد صاحب کے نام اور شہرت کی خاطر بہنوں کے ساتھ مقدمہ بازی میں نہ پڑے لیکن اس میں بھی کامیاب نہ ہو سکی، اور اسے کہا کہ یہ سب کچھ وہ اپنے لیے دنیا میں ان اعمال کی سزا تصور کر لے جو کچھ اس نے والد صاحب کے ساتھ کیا تھا، لیکن اس نے جو اپنا حق سمجھ رکھا تھا اس سے پیچے ہٹنے سے انکار کر دیا، اور دونوں فریت مجھے یہ کہنا شروع ہو گئے کہ تم حق کا ساتھ نہیں دیتی، میں نے ابتداء سے ہی اس جھگڑے میں نہ پڑنے کا فیصلہ کریا اور وکیل کے ذریعہ اس معاملہ سے انکار کرتی رہی۔

میری گزارش ہے کہ اس بارہ میں آپ جو شرعی حکم دیکھتے ہیں وہ بیان کریں اور میری بہنوں کا اس میں شرعی حق کیا ہوگا، اور ان کے متعلق میرے کیا واجبات ہیں میری صلدہ رحمی کی کمی ایک کوشش کے باوجود انوں نے میرے بارہ میں موقف اختیار کر لایا ہے؟

### پسندیدہ جواب

ہن جائیوں کے مابین اس طرح کا واقعہ ہونا بست افسوس ناک ہے اور پھر جب اختلاف کا سبب مال ہو تو اور بھی زیادہ افسوس کا مقام ہے، میں سوال کرنے والی ہنسی کا حقیقی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے بہت عقلمندی کا ثبوت دیا اور بھائی کے ساتھ بحث کے میں پڑنے کی بجائے سلامتی کو ترجیح دی اور بڑی خوشی سے یہ کام کیا، اور اس معاملے کو گھر یلو طور پر خاندان کے اندر بھی حل کرنے کی کوشش کی جو کہ بذاتہ اس معاملہ کو ابتدائی طور پر حل کرنے کا بہت اچھا اور بہتر طریقہ ہے۔

رہاسوال کا جواب تو مندرجہ ذیل نقاط میں اس بیان کیا جاتا ہے :

اول :

آپ کے والد نے جمال آپ کے لیے جمع کیا اور کے لیے مشکلات بھی اٹھائیں تاکہ آپ لوگ اس مال سے فائدہ حاصل کر سکیں یہ ان سب افراد کا حق ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے وراثت میں حق دیا ہے، آپ میں سے ہر ایک فرد والد کی وفات کے بعد شرعی حصہ کا مالک ہے اور کسی بھی فرد کے لیے جائز نہیں کہ وہ باقی ورثہ کو چھوڑ کر سارا مال خود بھی ہڑپ کر جائے اس طرح وہ دوسروں کی تلفی کرے گا۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

**﴿أَوْ زِيَادَتِنَّهُ كَرْدِيْقَنَا اللَّهُ تَعَالَى زِيَادَتِنَّكَرْنَے وَالوَلَدُ سَمْبَتْ نَمِينَ فَرَمَاتَا﴾۔ البقرة (190)**

اور حدیث میں ہے ابو حرۃ الرقة شی اپنے بھاگے سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی او نہی کی لگام پھرڑی ہوئی تور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کسی بھی شخص کا مال اس کی رضامندی کے بغیر لینا حلال نہیں۔ مسند احمد (20172) علامہ ابیانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ارواء الغلیل (1761) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

تو اس بنا پر آپ کے بھائی نے رقم لینا والا کام کیا ہے وہ حرام شمار ہوتا ہے، اور خاص کروالد کا مال اس کی زندگی میں ہی ہڑپ کریا حالانکہ وہ مال کا حقدار تو صرف والد کی وفات کے بعد تھا اور وہ بھی اتنا جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے وراثت کی تقسیم میں رکھا ہے، لہذا اس بنا پر آپ کے بھائی کو چاہیے کہ وہ اپنے کیے کی اللہ تعالیٰ سے توہہ کرے اور حقداروں کو ان کے حقوق لوٹائے۔

دوم :

آپ کے والد نے جو وصیت کی ہے وہ غیر شرعی وصیت ہے اور آپ کے لیے اس کا مطالبہ کرنا جائز نہیں کیونکہ وارث کے لیے خصوصی وصیت کرنی جائز نہیں اس کی دلیل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے لہذا وارث کے لیے وصیت نہیں ہے) سنن ترمذی (2120) علامہ ابیانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح سنن ترمذی (1722) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

لہذا تمارے لیے اس وصیت کا مطالبہ کرنا جائز نہیں۔ اور اگر آپ کے بھائی نے آپ کا مال لے لیا ہے۔ تو تم اپنے حصہ کی وارثت کا مطالبہ کر سکتی ہو۔

سوم :

ان کے بارہ میں آپ کا موقف یہ ہے کہ : آپ انہیں تصحیح کرتی رہیں اور انہیں اکٹھے کرنے کی حقیقت کو شش اور اس کی جانب ان کی راہنمائی کریں، یہ یاد رکھیں کہ اس کام پر آپ کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے اجر عظیم حاصل ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

[ان کے اکثر خوبی مشوروں میں کوئی خیر و بخلانی نہیں، ہاں بخلانی اور خیر اس مشورہ میں ہے جو خیرات کرنا یا نیک بات یا لوگوں میں صلح کرنے کا حکم دے، اور جو شخص صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے ارادہ سے یہ کام کرے یقیناً ہم اسے اجر عظیم سے نوازیں گے]۔ النساء (114)

آپ اپنی بہنوں سے بار بار یہی کہیں کہ وہ صرف اپنے حقوق کا مطالبہ کریں، اور ایک ہتھی حسم کا مطالبہ کرنا جائز نہیں، اور آپ اپنے بھائی کے ساتھ بھی اچھے اور بہتر انداز میں کو شش جاریں رکھیں کہ وہ بہنوں کو ان کے مال حقوق ادا کر دے، اور والدکی وفات کے بعد بہنوں پر شفقت و رحمت کرے نہ کہ انہیں تکلیف دے اور ان کے لیے عذاب بن جائے، لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کو اس راہ میں مشکلات آئیں گی لیکن آپ ان پر صبر کریں، ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گویں کہ آپ کو اس پر ثابت قدمی دے۔

چہارم :

جب آپ حق پر ہیں تو پھر آپ کو کسی ملامت کرنے والے کی ملامت اور نہ ہی یہ الزام کہ آپ دونوں فریقوں میں سے کسی ایک کی طرف ای کر رہی ہیں کوئی نقصان نہیں دے گا۔ اس آپ حق پر ثابت قدم رہیں۔

اور آخر میں ہم آپ سب کو یہ دعوت دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس سے ڈرتے ہوئے اس ذلت والے اختلاف کو ختم کرو جس سے صرف شیطان اور وہ شخص ہی خوش ہو گا جس کے دل میں حسد و کینہ اور بیماری رچی ہوئی ہے۔

میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے ما بین صلح کروائے، اور اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں برسائے۔

واللہ اعلم۔